45910 ـ گھر خریدنے کے لیے سودی قرض لینا

سوال

ہم (48) فلسطینی لوگ لوگوں کو وزارت فراہمی رہائش سے پچیس برس کے لیے قرض حاصل کر رہے ہیں، جس میں کچھ رقم تو ہبہ ہے اور باقی رقم فائد (یعنی سود) کے ساتھ ماہانہ قسطوں میں ادا کرینگے، اور اگر قرض لینے والا ادائیگی سے ایك برس لیٹ ہو گیا تو وزارت کو اس کا گھر کسی دوسرے شخص کو فروخت کرنے کا حق حاصل ہوگا.

اور قرض کے معاہدے میں ایك اور بھی شرط یہ ہے کہ معاہدے پر دستخط کرنے والے میاں اور بیوی میں سے ایك کی موت کی حالت میں دوسرے کو ادائیگی معاف کر دی جائيگی، اور وزارت کو قرض واپس کرنے کا مطالبہ کرنے کا حق نہیں رہےگا ـ یہ علم میں رہے کہ اگر کوئی شخص قرض حاصل کیے بغیر گھر تعمیر کر لے تو اس سے بہت لمبی چوڑی پوچھ گچھ اور تفتیش ہوتی ہے کہ آپ کے پاس اتنی رقم کہاں سے آئی ـ ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اس میں کوئی شك و شبہ کی گنجائش نہیں کہ سود یہودیوں میں ایك واضح اور ظاہر علامت ہے، اور عمومی طور پر حرام مال کھانے کے حیلے ان میں عام ہیں، اور خاص کر ان میں سود خوری تو معروف ہے، اللہ سبحانہ وتعالی نے ان کے متعلق اس کا ذکر کیا ہے، اور انہیں اس سے منع کرتے ہوئے ان کے لیے اسے حرام قرار دیا ہے.

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

جو پاکیزہ اور نفیس چیزیں ان کے لیے حلال کی گئی تھیں وہ ان یہودیوں کے ظلم کے باعث ان پر ہم نے حرام کردیں، اور اللہ تعالی کی راہ سے اکثر لوگوں کو روکنے کے باعث، اور سود لینے کے باعث حالانکہ انہیں سود لینے سے منع کیا گیا تھا، اور لوگوں کا ناحق مال کھانے کی وجہ سے اور ان میں سے جو کفار ہیں ہم نے ان کے لیے المناك عذاب تیار کر رکھا ہے النساء (160 ـ 161).

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اللہ سبحانہ وتعالی نے ان ـ یہودیوں ـ کو سود کے لین دین سے منع کیا تھا، تو انہوں نے سود لیا اور سوخوری کی، اور

سود لینے میں کئی قسم کے حیلے اور کئی انواع کے شبہات اختیار کیے، اور لوگوں ما ناحق مال کھایا.

دیکھیں: تفسیرابن کثیر (1 / 584).

اور ان یہودیوں کا آپ لوگوں سے سود لینا، اور اس سود میں آپ لوگوں کو ڈالنا اور قریب کرنا، اور ادائیگی نہ کر سکنے کی صورت میں آپ کے گھر اور عمارت پر قبضہ کر لینا ان کے منحرف دین اور ان کے خسیس قسم کے معاملات میں معروف اورعام ہے، یہودیوں نے سود کی حرمت والی نص کو صرف اپنے اندر ہی مقتصر کر رکھا ہے، اور وہ آپس میں ایک دوسرے سے سودی لین نہیں کرنا حرام قرار دیتے ہیں، لیکن غیر یہودی کے ساتھ وہ سودی لین دین ہی کرتے ہیں، باقی لوگوں کے ساتھ انہوں نے سود کو جائز کر لیا اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے، اور دوسروں کی املاک پر قبضہ کرنے کا انہوں نے یہی طریقہ اپنا رکھا ہے.

ان کا ایک ربی (یہودی عالم) راب کہتا ہے:

جب کسی نصرانی اور عیسائی کو دراہم کی ضرورت ہو تو یہودی کو چاہیے کہ وہ اس پر ہر طرف سے قابض ہو جائے، اور فاحش سود پر سود زیادہ کرتا چلا جائے، حتی کہ وہ اس کی ادائیگی سے قاصر ہو کر عاجز آ جائے، اور اسے اس وقت تک پورا نہ کر سکے جب تک اپنی املاک سے بھی ہاتھ نہ دھو بیٹھے، یا پھر سود کے ساتھ مال اتنا بڑھ جائے کہ وہ نصرانی کی املاک کے برابر ہو جائے، اور اس وقت یہودی اپنے مقروض شخص کی املاک پر حکمران کی مدد سے قابض ہو جائےگا.

دیکھیں: الربا و اثره علی المجتمع الانسانی تالیف ڈاکٹر عمر بن سلمان الاشقر صفحہ نمبر (31).

دوم:

اسلام میں سود حرام قرار دیا گیا ہے، اور اس کے حکم میں مسلمانوں کا آپ میں سودی لین دین کرنے، یا غیر مسلم کے ساتھ مسلمان کا سودی لین دین کرنے میں کوئی فرق نہیں، اور وہ قرض جس میں قرض دینے والا یہ شرط رکھے کہ واپس کرتے وقت زیادہ رقم دینا ہوگی، یہ سودی قرض ہے اور اس کے حرام ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں، اس کا لین دین کرنے والا اپنے آپ کو دنیا و آخرت میں سزا اور وعید کا مستحق قرار دیتا ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ کھڑے نہیں ہونگے مگر جس طرح وہ شخص کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان چھو کر خبطی بنا دے، یہ اس لیے کہ وہ کہتے ہیں خرید و فروخت تو سود کی طرح ہی ہے، حالانکہ اللہ تعالی نے خرید و فروخت حلال كي ہے، اور سود کو حرام کیا ہے، تو جس کے پاس اس کے رب کی جانب سے نصیحت آگئی تو وہ اس سے

باز آ گيا تو اس كے ليے وہی ہے جو گزر چكا ہے، اور اس كا معاملہ اللہ كی طرف ہے، اور جو كوئی (اس كی طرف) دوبارہ لوٹا يہی جہنمی ہيں، اور وہ اس ميں ہميشہ رہينگے البقرة (275).

اور حديث ميں ہے سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ بيان كرتے ہيں كہ نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" ميں آج رات دو آدميوں كو ديكھا وہ ميرے پاس آئے اور مجھے ارض مقدس (بيت المقدس) كی جانب لےگئے، تو ہم چلے حتی كہ ايك خون سے بھری ہوئی نہر كے پاس پہنچے جس ميں ايك شخص كھڑا تھا، اور نہر كے درميان ايك شخص تھا اس كے سامنے پتھر ركھے تھے، جو شخص نہر ميں تھا وہ آيا اور جب نہر سے نكلنا چاہا تو اس شخص نے اسے پتھر مارے اور جہاں وہ تھا اسے وہی واپس بھيج ديا، اور جب بھی وہ باہر نكلنا چاہتا اسے پتھر مارے جاتے اور وہ واپس اپنی جگہ چلا جاتا، ميں نے كہا: يہ كيا ہے ؟ تو اس نے كہا: آپ جسے نہر ميں ديكھا تھا وہ سود خور تھا "

صحيح بخاری حديث نمبر (1979).

اور ايك دوسری حديث ميں ہے ابو ہريرہ رضی اللہ تعالی عنہ بيان كرتے ہيں كہ نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" سات ہلاك كر دينے والی اشياء سے بچ كر رہو، صحابہ كرام نے عرض كيا: اے اللہ تعالی كے رسول صلی اللہ عليہ وسلم وہ كونسی اشياء ہيں ؟

تو رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" شرك كرنا، جادو، اس نفس كو قتل كرنا جسے اللہ تعالی نے ناحق قتل كرنا حرام كيا ہے، سود كھانا، اور يتيم كا مال ہڑپ كرنا، اور لڑائی سے پيٹھ پھير كر بھاگنا، اور غافل اور مومن عورتوں پر بہتان لگانا "

صحيح بخاری حديث نمبر (2615) صحيح مسلم حديث نمبر(89)

اور حكم كے اعتبار سے سود خور - جو كہ يہاں بنك ہے - اور سود كھلانے والا - جو سود پر قرض لينے والا ہے - اور گواہی دينا والے اور لكھنے والا سب برابر ہيں ان ميں كوئی فرق نہيں، كيونكہ يہ سب گناہ ميں برابر كے شريك ہيں.

جابر عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما بيان كرتے ہيں كہ:

" رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے سود كھانے اور سود كھلانے اور اسے لكھنے، اور اس كے دونوں گواہوں پر لعنت كی، اور فرمايا وہ برابر ہيں "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1598).

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء سے سوال کیا گیا:

کیا بنك کے ساتھ لین دین کرنا سود ہے یا کہ جائز ؟

کیونکہ بہت سے شہری بنك سے قرض حاصل کر رہے ہیں ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

" مسلمان شخص کے لیے کسی سے بھی سونا یا چاندی یا نقد رقم اس شرط پر لینی حرام ہے کہ وہ اس سے زیادہ واپس کریگا، چاہے قرض دینے والا بنك ہو یا کوئی اور؛ کیونکہ یہ سود ہے جو کہ کبیرہ گناہوں میں سے سب سے کبیرہ گنا ہے، اور جو بنك بھی اس طرح کا لین دین کرتا ہے وہ سودی بنك ہے.

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (2 / 412).

اس بنا پر آپ کے لیے ان بنکوں سے قرض لینا جائز نہیں، کیونکہ وہ آپ کے ساتھ صریحا حرام کردہ سود کا لین دین کر رہے ہیں، آپ کے لیے اپنی عمارت اپنے حلال مال سے تعمیر کرنی ممکن ہے، اور اس مال کو کئی ایك طریقوں سے ثابت کر سکتے ہیں، کیونکہ بنك کے تعاون کے بغیر گھر تعمیر کرنے والا ہر شخص چور یا ڈاکو نہیں ہو سکتا.

حلال کمائی اور آمدن سے مال حاصل کرنے کے طریقے بہت وسیع اور زیادہ ہیں، اور جو شخص آپ کے معاملے میں شك کا شکار ہو اسے اس کا ثبوت دیا جا سکتا ہے، اور توثیق کروائی جا سکتی ہے، اور یہ کوئی ایسا معاملہ اور کام نہیں جو طاقت اور قدرت سے باہر ہو.

سود کی حرمت کا بیان، اور اس کے ذریعہ گھروں کی تعمیر اور خرید وفروخت کی حرمت کا بیان سوال نمبر (21914) اور (22905) کے جوابات میں ہو چکا ہے.

واللہ اعلم .